بموقع جشن دستار فضیلت مولانا محمد سلمان رضا خاں سلمہٗ

حسن، حسنین اور سبطین ان سب کو مبارک ہو

کہ ان کے شاہزادے کی فراغت ہونیوالی ہے

فضیلت علم

حسب فرمائش

حضرت علامہ مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی مظفرپوری

از قلم

صاحبزادہ محمد عسجد رضا خاں قادری

تعارف

خاندان اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کے گل رعنا، بلند اقبال، عالی ہمت وجاہ،
محب گرامی حضرت مولانا جنید رضا خاں عرف سلمان میاں گلشن حسن کے مہکتے ہوئے
پھول اور آسمان حسنین کے چمکتے ہوئے ستارہ ہیں ــــ موصوف کی خاندانی شرافت
بزرگی اور فضیلت کس پر عیاں نہیں۔ جس کے علم و فضل کا ڈنکا شش جہات عالم میں بج رہا ہے
جہاں سے فیضیاب فت معمر سارا زمانہ ہے ؎ امام احمد رضا کا وہ مبارک آستاں ہے
سلمان میاں ۱۹۶۷ء محلہ کانکرٹولہ بریلی شریف میں تولد ہوئے اور ۱۹۸۵ء
۱۹۹۲ء تک جامعہ نوریہ رضویہ کے دبستان علم سے خوشہ چینی کرتے رہے
قال اللہ وقال الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداؤں میں پرورش
پائی، موصوف کی نشو ونما ایک علمی، ادبی اور مذہبی ماحول میں ہوئی ـــــ
تقریباً دس سال کی محنت شاقہ رنگ لائی اور آج اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان
ہے کہ ان کے سر پر نیابت رسول کریم کا مبارک تاج رکھا جارہا ہے ــــــ
ہم موصوف کو اور ان کے والدین کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد
پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں ـــــ اے اللہ تعالیٰ یہ اعلیٰحضرت کا
چمن شب و روز اپنی باغ و بہاری دکھلاتا رہے ۔ موصوف کے علم و عمل
اور اشاعت دین میں برق رفتاری عطا کرے (آمین)

محمد شہاب الدین رضوی اختری

مدیر ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف

الحمد للہ الذی فضل العلمین علی الجاھلین والصلوٰۃ علی النبی سید المرسلین والسلام علی ابی حنیفۃ امام المجتھدین وعلی من ورثھم لا سیما علی الامام احمد رضا فخر المجددین وابنہ المفتی الاعظم الفقیہ فی الدین وعلینا معھم برحمتک یا ارحم الراحمین آمین بحق طٰہٰ ویٰسین

اما بعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون صدق اللہ مولینا العظیم وبلغنا رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العلمین۔

رضینا قسمۃ الجبار فینا لنا علم وللجھال مال

لیس الجمال باثواب تزیننا۔ ان الجمال جمال العلم والادب

حضرات گرامی! قرآن کریم نے سات چیزوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ آپس میں برابر نہیں۔ جاہل عالم کے برابر نہیں، خبیث اور طیب برابر نہیں جنتی اور دوزخی برابر نہیں، اندھا اور انکھیارا برابر نہیں، روشنی اور تاریکی، گرمی اور سردی برابر نہیں، زندے اور مردے برابر نہیں۔ اس آیت کریمہ میں ایک صاحب علم اور بے علم آپس میں برابر نہیں ہیں۔ فرمایا گیا۔ اسی مضمون کی آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے۔ پہلے یہ دیکھا جائے کہ علم کا معنی اور اس کی تعریف کیا ہے۔ العلم، دانستن یعنی جاننا اسکا مقابل الجھل نادانستن نہ جاننا۔ یہ جاننا بھی ایک اہم چیز ہے۔ مثال کے طور پر ایک ڈھائی تین سال کا بچہ ہے جس کے سامنے آپ ایک بکری لائے۔ وہ بچہ اس بکری سے کھیلنا شروع کردیگا۔ کبھی اس کی ٹانگ پکڑے گا تو کبھی اس کے کان۔

اب آپ بکری ہٹا کر اس کی جگہ ایک شیر لے آیئے۔ خیر سے شیر نے جب تک اسے چیرا پھاڑا نہ ہو اس وقت تک وہ بچہ اس کے ساتھ ہی کھیلنا چاہیگا کیونکہ وہ بکری اور شیر کے فرق کو نہیں جانتا۔ وہ لاعلم ہے۔ اس لاعلمی کے نتیجہ میں اسے اپنی جان ہلاک کرنے میں کوئی دریغ نہ ہوگا اور جب اس نے یہ جان لیا کہ یہ بکری جو دودھ دیتی ہے جس سے ہمیں فائدہ ہے۔ اور وہ شیر جو آدمی کو پھاڑ ڈالتا ہے جس سے ہمیں نقصان ہے۔ تو وہ اس سے بچے گا۔

مگر جناب یہ تفاوت کیوں ہوا صرف علم کی بنیاد پر۔ جب صاحب علم ہوا تو ان نقصان دہ چیزوں سے بچیگا۔ اسے تمیز ہوئی کہ یہ مضر ہے۔ مفید و کار آمد چیز حاصل کرنے لگا۔ اسے قدر معلوم ہو گئی کہ یہ سود مند اور نفع بخش ہے اتنا بڑا فرق صرف علم نے پیدا کیا۔ اب آپ کائنات کی عام چیزوں کا جائزہ لیں ہر شخص علم کی بنیاد پر فائدہ اور لاعلمی کی بنیاد پر نقصان اٹھاتا ہوا نظر آئے گا۔

یہ تو محض علم کے لغوی معنی پر گفتگو تھی اب آیئے اس کی تعریف بھی گوش گزار فرمایئے اگرچہ اس کی تعریف میں فلاسفہ اور مناطقہ خود الجھ گئے اور علم کی صحیح تعریف نہ کر سکے۔ ارباب علم و دانش خاص توجہ فرمائیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فلاسفہ نے جو کہا کہ علم نام صورت حاصلہ عند العقل کا ہے غلط ہے۔ ان سفہاء نے اصل و فرع میں تمیز نہ کیا۔ علم سے ہمارے ذہن میں معلوم کی صورت حاصل ہوتی ہے نہ کہ حصول صورت سے علم، علم وہ نور ہے جو شئے اس کے دائرہ میں آگئی منکشف ہو گئی۔ اور جو شئے اس سے متعلق ہو گئی وہ شئے ہمارے ذہن میں مرتسم ہو گئی۔

حضرات گرامی! علم انبیاء کی وراثت ہے، جہل فرعون کی وراثت ہے

علم آقائی ہے، جہل غلامی۔ علم رضائے الٰہی کا سبب ہے، جہل اس کا غضب۔ علم نور ہے جہل تاریکی ہے۔ علم ہی سے بندہ رب کو پہچانتا ہے۔ انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء۔ علم ہی کی بدولت حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائک بنے۔ وعلم آدم الاسماء کلھا۔ الغرض علم خوبی ہے جہل عیب ہے، یہ علم ہی کی برکت ہے کہ دس سالہ گھر کا تھکا ماندہ مسافر جب منزل مقصود کو پہونچا تو وہ آج اس لائق ہوا کہ آپ کے سامنے لب کشائی کی جرأت وجسارت کر رہا ہے آج کے اس جشن سعید میں جتنا بھی فخر کروں کم ہے۔ کیونکہ میں نے زندگی کا مقصود ومراد پالیا ہے۔ یہی وہ شرف ہے جس کے باعث حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت الٰہیہ کا تاج زریں عطا کیا گیا۔ ورنہ عبادت واطاعت میں ملائکہ کچھ کم نہ تھے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک مگر جب رب علام نے وعلم آدم اسماء کلھا۔ یعنی آدم علیہ السلام کو تمام مسمیات کے علوم عطا فرما کر فرشتوں سے فرمایا۔ انبئونی باسماء ھوءلاء تو معذرت کے ساتھ فرشتے یوں عرض گزار ہوئے۔ سبحٰنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ معلوم یہ ہوا، پتہ یہ چلا کہ حضرت آدم صفی اللّٰہ کو جو برتری ملی وہ صرف اور صرف علم کی بنیاد پر۔ لہذا خلافت ونیابت کا سبب عبادت نہیں بلکہ علم بنا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ علم دین بذات خود ایک عبادت ہے۔ اگر کوئی شخص تحصیل علم کر لے تو گویا اس نے عبادت کے طریقے بھی معلوم کر لئے اس نے معرفت الٰہی کا زینہ بھی پالیا۔ ؎

پئے علم چوں شمع باید گداخت — کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

یوں تو فضائل علم میں بہت سی احادیث آئی ہیں۔ لیکن قلت وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے چند احادیث ملاحظہ ہوں۔ ارشاد ہوتا ہے۔ اذامات

الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولدٍ صالحٍ یدعولہ۔ یعنی جب انسان مرتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے یا تو صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے دوسرا نفع حاصل کر سکتا ہو، یا نیک اولاد جو والدین کے لئے دعائے خیر کرے۔ اس حدیث سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ مرنے کے بعد انسان کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ ان تینوں میں سے اگر کوئی ایک چھوڑ گیا ہو تو قیامت تک اس کے عمل کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

اسی میں سے ایک علم ہے کہ جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا یعنی شاگرد بنائے۔ تو صاحب علم اگرچہ مر چکا لیکن اس کے شاگرد سے دوسروں کو نفع پہونچ رہا ہے۔ علیٰ ھذا القیاس شاگرد در شاگرد۔ تو جب تک اس کے علم کا اثر باقی رہے گا اس کا اجر و ثواب ہر ایک استاد کو ملتا رہے گا۔ سبحٰن اللہ سبحٰن اللہ کیا مبارک عمل ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انقطاع عمل سے علم وغیرہ کا استثنیٰ فرمایا ہے اور کیوں نہ ہو یہی تو عمل کی بنیاد ہے کہ۔ ؎

علم ہی جب نہیں تجھ میں تو عمل کیا ہوگا ٭ جس خیاباں میں شجر ہی نہیں تو پھل کیا ہوگا

اسی لئے تو سرکار مدینۃ العلوم نے ارشاد فرمایا۔

فقیہ واحدٌ اشد علی الشیطان من الف عابدٍ۔ یعنی ایک عالم شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ کڑا ہے۔ کیوں۔ اس لئے کہ بے علم عابد ہر وقت شیطان کے نرغہ میں ہے ممکن ہے کہ وہ شیطانی دھوکہ سے برائی کو اچھائی، کفر کو ایمان، اور گناہوں کو عبادت سمجھ لے

مگر عالم بفضلہ تعالیٰ اچھے بُرے میں تمیز کر سکتا ہے۔ علم شیطان سے بچنے کا بڑا ذریعہ ہے۔

نیز ارشاد فرمایا۔ فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ ادناکم یعنی عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔ اس حدیث کی توضیح علمار یوں فرماتے ہیں کہ یہ تشبیہ بیان نوعیت کے لئے ہے نہ کہ بیان مقدار کے لئے۔ یعنی جس قسم کی بزرگی مجھ کو تمام مسلمانوں پر حاصل ہے ویسے ہی عالم کو جاہل پر۔ بلکہ عابد جاہل پر آج سکندر کو کسی خطہ پر ملکی بزرگی نہیں۔ مگر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام مقلدین پر بے پناہ عظمت اب بھی حاصل ہے۔

المختصر یہ سب فضیلتیں محض علم کی بنیاد پر ہیں وہی شخص جب تک لاعلم ہے کوئی فضیلت نہیں۔ اور جب صاحب علم ہوا تو اتنے سارے فضائل کا جامع ہوگیا حتیٰ کہ نیابت و وراثت انبیاء بلکہ سید الانبیاء کا وارث و نائب بن گیا۔ ارشاد ہوتا ہے العلماء ورثۃ الانبیاء۔ یعنی علماء نبیوں کے وارث ہیں۔ کوئی فرعون کا وارث تو کوئی قارون کا مگر عالم تنہا سارے انبیار کا وارث۔ کیونکہ حضور تمام نبیوں کی صفات کے جامع ہیں۔ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔ لہذا علمار تمام انبیار کے وارث، وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ یہ ہے علم کا فائدہ۔ علم سے انبیار کرام کو بے شمار فائدے ہوئے خاص کر سات پیغمبروں کو علم ہی کی بدولت حضرت آدم سجود ملائکہ بنے جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ علم ہی نے حضرت خضر کو موسیٰ علیہ السلام کی استادی عطا فرمائی۔ علم ہی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلقیس جیسی صاحب مال اور صاحب تخت و تاج اور ملکۂ حسن و جمال بیوی عطا کی، علم ہی نے حضرت یوسف علیہ السلام

کو قید سے نکال کر تخت و تاج شاہی عطا کیا، علم ہی نے حضرت داود علیہ السلام کو بادشاہی دی، علم ہی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں سے تہمت دور کرائی۔ اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خلافت الٰہیہ اور شفاعت کبریٰ کا سہرا باندھا۔

اب بطور تنزل فقہ کا ایک مسئلہ بھی سماعت فرماتے چلیں، کلب معلم یعنی تعلیم یافتہ کتے کا شکار بھی حلال ہے۔ یہ علم ہی کی برکت ہے۔ معلم کائنات نے ارشاد فرمایا۔ اغدُ عالماً او متعلماً او مستمعاً او محبّاً ولا تکن الخامس فتھلک۔ یعنی صبح کر اس حال میں کہ تو خود عالم ہے یا علم سیکھتا ہے یا علم کی باتیں سنتا ہے اور ادنیٰ درجہ یہ کہ تو عالم سے محبت رکھتا ہے اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

فقیہ ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عالم کی صحبت میں حاضر ہونے سے سات فائدے ہیں۔ خواہ وہ اس سے علم حاصل کرے یا نہ کرے ایک یہ کہ وہ شخص طالب علموں کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جس وقت یہ اپنے گھر سے طلب علم کی نیت سے نکلتا ہے ہر قدم پر نیکی پاتا ہے۔ تیسرے یہ کہ جب تک وہ اس مجلس میں بیٹھا رہے گا گناہوں سے بچا رہے گا۔ چوتھا یہ کہ یہ علم کا ذکر سنتا ہے جو کہ عبادت ہے۔ پانچواں یہ کہ جب کوئی مشکل مسئلہ سنتا ہے جو اس کی سمجھ میں نہیں آیا تو وہ حق تعالیٰ کے نزدیک منکسر القلوب میں شمار کیا جاتا ہے۔ چھٹا یہ کہ علم کی محفل میں رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے جس میں یہ بھی شریک ہو جاتا ہے۔ ساتواں یہ کہ اس کے دل میں علم کی عزت اور جہالت سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

حضرات یہ علم کے مختصر فضائل آپ کو پڑھنا آپ کے لئے سودمند ثابت ہوگا

(اردو الیکٹرک پریس ذخیرہ بریلی)